رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

تار کا پتہ: الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

ایڈیٹر:- غلام نبی

ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ ۱/

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۲ (روپے)

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ (روپے)

نمبر ۸۵ | مورخہ ۹ شوال سنہ ۱۳۵۳ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

فہرست مضامین

متفرق اعلانات صفحہ ۲

حضرت امیر المومنین کے ارشادات پر والہانہ لبیک

جماعت احمدیہ کی ترقی کے خلاف احرار کی ناکام کوشش

مسئلہ خلافت۔ غیر مبائعین کی خصوصیات سلسلہ اور اس کی تعلیمات سے دوری صفحہ ۵

اشتہارات صفحہ ۱۱

خبریں۔ صفحہ ۱۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھی خیر و عافیت ہے:۔

حضرت میرزا شریف احمد صاحب نائب ناظر تعلیم و تربیت سالانہ فوجی ٹریننگ کے لئے انبالہ چھاؤنی تشریف لے گئے ہیں۔ آپ دو مہینے وہاں رہیں گے۔

۱۲ جنوری جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کی صدارت میں ایک تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں گیانی واحد حسین صاحب نے سکھوں کے ان اعتراضات کے جواب دیئے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں۔ بعد ازاں مولوی عبد الاحد صاحب مبلغ نے اندھاپن کی روک تھام کی ضرورت پر لیکچر دیا۔ اور آنکھوں کی صفائی کے متعلق ضروری امور بیان کئے:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

پیشگوئیوں کے متعلق سنت الٰہی

(فرمودہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء)

"سنت اللہ ہمیشہ اسی طرح جاری ہے۔ کہ لوگوں کا خیال کسی اور طرف ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کوئی اور بات کر دکھلاتا ہے۔ جس سے بہتوں کے واسطے صورت ابتلاء پیدا ہو جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تمام پہلوں کو یہی دھوکا رہا۔ کہ وہ نبی بنی اسرائیل میں سے ہوگا۔ حضرت عیسےٰ کے متعلق الیاس کا دھوکا آج تک یہودیوں کو لگا ہوا ہے۔ لکھا ہے۔ کہ ایک بزرگ جب فوت ہونے لگے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ جب تم مجھے دفن کر چکو۔ تو وہاں ایک سبز چڑیا آئیگی جس کے سر پر وہ چڑیا بیٹھے وہی میرا خلیفہ ہوگا۔ جب وہ اسکو دفن کر چکے۔ تو اس انتظار میں بیٹھے۔ کہ وہ چڑیا کب آتی ہے۔ اور کس کے سر پر بیٹھتی ہے۔ بڑے بڑے پرانے مرید جو تھے انکے دلوں میں خیال گزرا۔ کہ چڑیا ہمارے ہی سر پر بیٹھیگی۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک چڑیا ظاہر ہوئی اور وہ ایک بقال کے سر پر آ بیٹھی۔ جو اتفاق سے شریک جنازہ ہو گیا تھا۔ تب وہ سب حیران ہوئے۔ لیکن اپنے مرشد کے قول کے مطابق

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے لئے درخواستِ دعا

سالانہ جلسہ سے چند روز قبل جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ بیمار ہو گئے مگر جلسہ کے ایام میں کسی قدر افاقہ ہونے پر انہوں نے سالانہ اجتماع پر تقریر بھی کی۔ اور دوسرے دماغی کام بھی شروع کر دیئے۔ اس سے طبیعت بہت خراب ہو گئی۔ اور بیماری نے سخت حملہ کیا۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ اب آپ روبصحت ہیں۔ لیکن نقاہت بے حد ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ کامل صحت عطا فرمائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی پیش فرمودہ سکیم نظم میں

شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نائب ایڈیٹر الفضل نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی وہ سکیم۔ جو حضور نے موجودہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے جماعت کے لئے تجویز فرمائی ہے حضور کے منشاء مبارک کے ماتحت مکمل طور پر منظوم کی ہے یہ نظم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے سنکر پسند فرمائی ہے۔ اور احمدیہ ینگ مینز ایسوسی ایشن۔ قادیان نے اسے $\frac{22 \times 18}{2}$ کے سائز اور عمدہ کاغذ پر طبع کرایا ہے قیمت صرف ایک آنہ اور ایک روپیہ کی بیس کاپیاں۔ اگر احباب اکٹھی کاپیاں منگوائیں۔ تو بھیجنے میں سہولت رہیگی

ملنے کا پتہ

جنرل سکرٹری احمدیہ ینگ مینز ایسوسی ایشن۔ قادیان

مولوی عطاء اللہ صاحب کے مقدمہ میں ایڈیٹر الفضل کی مکرر شہادت

مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں ۳-۵- اور ۹- جنوری میری مکرر شہادت ہوئی۔ ملزم کے وکیل مولوی مظہر علی صاحب نے جرح کی۔ اور جس قدر سوالات وہ اپنے مددگار مولویوں اور وکیلوں کی امداد سے کر سکتے تھے۔ انہوں نے کئے۔ اخبار "زمیندار" اور "احسان" میں جو میری شہادت شائع ہوئی ہے۔ وہ نہ تو مکمل ہے۔ اور نہ احتیاط سے لکھی گئی ہے۔ کئی سوال و جواب بالکل غلط شائع کئے گئے ہیں۔ اور اصل مفہوم بگاڑ دیا گیا ہے۔ مگر باوجود اس کے چونکہ آج کل نہایت اہم مضامین اور جلسہ کی تقریروں کی وجہ سے الفضل میں گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے یہ نہایت طول طویل جرح الفضل میں درج کرنا مشکل ہے۔

احمدی نوجوانوں سے خطاب

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر جناب مولوی ذوالفقار علیخاں صاحب گوہر رامپوری کی حسب ذیل نظم پڑھ کر سنائی گئی

اے ہونہار مسلم دیوانہ وار جا تو — سوئی ہوئی ہے دنیا تکبیر سے جگا تو
بھٹکا ہوا ہے انساں رستہ اسے بتا تو — بچھڑے ہوئے دلوں کو خالق سے پھر ملا تو
گم کردہ قافلوں کی پھر رہنمائیاں کر — اسلام دین فطرت ہے پھر اسے عیاں کر
دنیا پھنسی ہوئی ہے۔ اوہام برتری میں — الجھی ہوئی ہیں عقلیں ایصال سروری میں
بے راہ ہو گئے ہیں سب جوش رہبری میں — ان کی فنا ہے پنہاں سعی برابری میں
برتر وہی ہے جس کو اللہ برتری دے — دنیا کی سروری دے عقبیٰ کی سرخروی دے
یہ شوق ارتقا ہیں نیچے کو جا رہے ہیں — اپنی فنا کے ساماں خود ہی بنا رہے ہیں
خود منزل فنا کو نزدیک لا رہے ہیں — قوت بقا سمجھ کر یہ زہر کھا رہے ہیں
راز بقائے ہستی انکو ذرا بتا دے — اے ہونہار مسلم راہ خدا دکھا دے
کیا کہہ رہا ہے سن لے یہ وقت یہ زمانہ — اپنی بڑائیوں کا تو بھول جا فسانہ
لگاتا جو آسماں ہے گا تو بھی وہ ترانہ — خالی پڑا ہوا ہے عشق خدا کا خانہ
قبضہ ہے اس پہ آساں ہمت بلند کر کے — یہ لازوال دولت دامن میں اپنے بھر لے
اے نوجوان مسلم دیوانہ خدا ہو — واعظ سے بچکے چل تو زاہد سے تو جدا ہو
بیکار محض ہیں یہ۔ منطق ہو۔ فلسفا ہو — بن حامی صداقت۔ تو پیکر وفا ہو
ایمان کی خبر لے۔ ایمان نیم جاں ہے — اسلام پر فدا ہو یہ وقت امتحاں ہے
اخلاص دل میں ہے بھی دل کو ٹٹول لے تو — سچی ہے یہ ترازو ایماں کو تول لے تو
بیچ اپنے مال و جان کو جنت کو مول لے تو — یہ ہے کلید نصرت تقدیر کھول لے تو
ہوگی نجات عالم محنت سے تیری پیدا — تو ہو خدا کا شیدا دنیا ہو تیری شیدا
کر چاک جس قدر ہیں یہ ظلمتوں کے پردے — تاریک باطنوں کو نور ہدیٰ سے بھر دے
دیوانگی پہ عقل و حکمت نثار کر دے — عشق و وفا کو تیرا سر چاہیئے تو سر دے
اسباب اور علل کے جھگڑوں سے پاک ہو جا — مقصود زندگی ہے تو جل کے خاک ہو جا
فکر حیات ہے گر جینے سے پہلے مر تو — اندیشہ ہائے فردا کو دل سے دور کر تو
نفس دنی کی تلخیوں سے ہو بے خبر تو — لذات دنیوی سے ہرگز نہ لے اثر تو
ہو عشق تیرا رہبر مقصود کوئے جاناں — تیری عبادتوں کا کعبہ ہو روئے جاناں
تو عہد آخریں میں نقشہ وہی جما دے — پھر دور اولیں کا سارا سماں دکھا دے
سیکھا ہے تو نے جو کچھ اوروں کو بھی سکھا دے — پیش خدائے قادر دنیا کے سر جھکا دے
تسخیر کا دلوں کی یہ انتظام کر لے — اخلاق احمدی سے دنیا کو رام کر لے

اخراج از جماعت

(۱) میاں احمد المعروف کالو سکنہ کھوکھر غربی۔ ضلع گجرات نے اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی کو دے دیا ہے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری سے اس کو جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ احمدی احباب اس سے قطع تعلق رکھیں۔

(۲) چونکہ شیخ محمد صدیق صاحب تاجر اوکاڑہ ضلع منٹگمری نے اپنی لڑکی کا رشتہ اپنے ایک غیر احمدی عزیز کے ساتھ کر دیا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے شیخ محمد صدیق صاحب کو جماعت احمدیہ سے خارج کیا جاتا ہے۔

اعلان نکاح

عزیزم محمد اسمٰعیل فوق اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کوئٹہ ڈویژن (بلوچستان) کا نکاح عزیزہ حمیدہ اختر بنت ملک محمد مظفر صاحب عباسی بھیری سے ایک ہزار روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۲۹ دسمبر ۱۹۲۴ء کو بعد نماز فجر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ نکاح جانبین کے لئے بابرکت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۸۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۹ شوال ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر والہانہ لبیک

تبلیغ احمدیت کے لئے مخلصین اپنے آپ کو جلد پیش کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی اور جماعت احمدیہ کی کامیابی کے متعلق جو تحریکات حال میں فرمائیں۔ اور جن قربانیوں کا مطالبہ کیا ہے۔ ان کے متعلق خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے مخلصین نے غیر معمولی سرگرمی۔ بے مثال جوش اور بے حد اخلاص کا اظہار کیا ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ اپنے امام کی آواز پر صمیم قلب سے لبیک کہنے اور حضور کے ہر ارشاد پر عمل کرنے کو وہ اپنے لئے سعادت دارین سمجھتے ہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں اور اس کے دین اسلام کی اشاعت کے لئے ہر ایک قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱ جنوری کے خطبہ جمعہ میں ان تحریکات کے متعلق جماعت احمدیہ کے جوش و اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے جو تبصرہ فرمایا ہے اس سے یہ بات بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ خطبہ جمعہ انشاء اللہ آئندہ اخبار میں درج کیا جائے گا جس سے پتہ لگ سکیگا کہ جماعت نے اپنے امام کے ارشادات کے متعلق کس خلوص کا اظہار کیا ہے۔ اور وہ دین کی خدمت کے لئے کس قدر جوش اور ولولہ رکھتی ہے۔

ہاں ایک پہلو ایسا ہے جس کی طرف جماعت احمدیہ کے ان ملازمت پیشہ یا دیگر کاروبار کرنے والے افراد کو ابھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جن سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ تین تین ماہ کی رخصت لے کر یا جس قدر انہیں رخصت مل سکتی ہو۔ اس میں تبلیغ احمدیت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ کیونکہ حضور نے ایسے اصحاب کی تعداد کے متعلق جو سرسری اندازہ لگایا تھا۔ ابھی تک اس سے کم اصحاب نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ جلد سے جلد اس تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ تاکہ حضور کی سکیم کا یہ حصہ بھی عمل میں لایا جا سکے۔ اور وہ غیر معمولی نتائج رونما ہونے لگیں۔ جن کے متعلق حضور اپنے خطبات میں اشارہ فرما چکے ہیں۔

حضور نے فرمایا:۔

"میں سمجھتا ہوں۔ اگر دوست چھٹیوں کو ہی معقول طریق پر تبلیغ میں صرف کریں۔ تو تھوڑے عرصہ میں کایا پلٹ سکتی۔ اور رنگ بدل سکتا ہے۔ ہر عقلمند کو ضرورت اس بات کی ہوتی ہے۔ کہ اپنی طاقت کو صحیح طور پر استعمال کرے۔ اور جب ایسا ہو۔ تو بہت سی چیزیں جو دوسری صورت میں وقت کو ضائع اور طاقت کو کم کرنے والی ہوتی ہیں۔ طاقت کو بڑھا دیتی ہیں۔ اب اگر ایک ہزار آدمی اس طرح تبلیغ کے لئے اپنی چھٹیاں دے۔ تو قریباً سو مبلغ ایک وقت میں کام کرنے والے مہیا ہو سکتے ہیں۔ اور اگر چار پانچ سال تک بھی یہ سلسلہ جاری رہے۔ تو علاوہ مستقل مبلغوں اور ان لوگوں کے جو انفرادی طور پر تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ کیا حالت پیدا کر سکتے ہیں۔ ان میں کھیتی باڑی کرنے والے لوگوں کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ دین کی تبلیغ کرنے کے لئے کسی مولوی فاضل یا انٹرنس پاس کی ضرورت نہیں"۔

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ اس رنگ میں اپنے آپ کو تبلیغ احمدیت کے لئے پیش کرنے والے کم از کم ایک ہزار افراد کا حضور نے اندازہ کیا ہے۔ اور یہ کوئی ایسی تعداد نہیں ہے۔ جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرنے والی۔ تبلیغ احمدیت کو اپنا فرض اولین سمجھنے والی۔ اور خدا تعالیٰ کے نور کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کھڑی ہونے والی جماعت کے لئے مہیا کرنی مشکل ہو۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا نہایت اہم اور ضروری ارشاد

چندہ کی تحریکات جدید میں شریک ہونے کے متعلق آخری اعلان

احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ چندہ کی نئی تحریکیں جن کی میزان ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ بنتی ہے۔ اور جو صرف پہلے سال کے لئے ہیں۔ ان کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ ہندوستان سے باہر کی جماعتوں اور صوبہ بنگال کے احمدیوں کے سوا کہ ان کی زبان مختلف ہے۔ باقی احمدیوں کو ۱۵۔ جنوری تک ان میں شریک ہو جانا چاہیئے ورنہ ان تحریکوں کے متعلق جو رقم ۱۶۔ جنوری یا اس کے بعد آئے گی۔ یا جس کا وعدہ ۱۵۔ جنوری تک نہ کیا جا چکا ہوگا۔ وہ منظور نہ کی جائیگی۔ یعنی جو رقم ۱۵۔ جنوری تک آ جائے۔ یا جس کا وعدہ اس تاریخ تک کیا جائے۔ وہی لی جائے گی۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی رقوم یک مشت یا ان کی قسط وار ادائیگی کا وعدہ ۱۵۔ جنوری کو کر کے اطلاع دے دیں۔

ان تشریحات کے ماتحت جو "الفضل" کے گزشتہ پرچوں میں شائع ہو چکی ہیں۔ ہر ایک احمدی اپنے اخلاص۔ اپنی ہمت اور اپنی وسعت کے مطابق ان تحریکات میں حصہ لے سکتا ہے۔ پس کسی احمدی کو ثواب حاصل کرنے کے اس عظیم الشان موقعہ سے محروم نہ رہنا چاہیئے۔

ہندوستان میں ہماری جماعت کے ہزاروں افراد ملازمت کرنے والے ہیں۔ اور وہ آج تک اپنی رخصت کے ایام اپنے آرام و آسائش اور اپنے ذاتی کاموں میں صرف کرتے رہے ہیں۔ لیکن اس وقت جبکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر سخت مشکلات کا وقت آیا ہوا ہے۔ جبکہ تمام مخالف طاقتیں بیک وقت حملہ آور ہو رہی ہیں۔ جبکہ دشمن علے الاعلان کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے ساز و سامان۔ اپنی کثرت اور اپنے اثر و رسوخ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو کچل کر رکھ دینا چاہتے ہیں۔ ایسے خطرناک حالات میں حضرت امیر المومنین نے سلسلہ کی حفاظت کے لئے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جو یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ احباب اپنے آپ کو رخصت اور فراغت کے ایام میں تبلیغ دین۔ اور اشاعت اسلام کرنے کے لئے پیش کریں۔ تو اس میں ایک لحظہ کا بھی توقف نہیں ہونا چاہیئے۔ کیا ہر ایک احمدی حضور کے ہاتھ پر بیعت کرکے اپنی جان۔ اپنا مال۔ اپنی عزت۔ اپنی آبرو۔ اپنا آرام اپنی آسائش غرضکہ اپنا سب کچھ حضور کے سپرد نہیں کر چکا۔ یقیناً ہر ایک مخلص ایسا ہی کر چکا ہے۔ پھر خدا تعالے کے قائم کردہ سلسلہ کو تباہ کرنے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے نور کو بجھانے کے لئے معاندین جس طرح اندھا دھند حملہ آور ہو رہے ہیں۔ بے تحاشہ اپنی تمام طاقتیں صرف کر رہے ہیں۔ اور ناخنوں تک کا زور لگا رہے ہیں۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے اگر حضور ہر احمدی سے یہ مطالبہ کرتے۔ کہ وہ کلیتہً دین کی خدمت اور سلسلہ کی حفاظت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے۔ تو کسی مخلص کو اس میں عذر ہو سکتا تھا۔ ہرگز نہیں۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے ابھی اس قسم کا مطالبہ نہیں کیا۔ بلکہ صرف یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ملازمت کرنے والے اصحاب اپنی رخصت کے ایام اور دوسرے اصحاب اپنی فرصت کے ایام خدمت دین کے لئے صرف کریں۔ یہ کونسی مشکل بات ہے اور اقرار بیعت کے مقابلہ میں اس کی حقیقت ہی کیا ہے۔ رخصت اور فرصت کے اوقات اپنے گھر میں۔ اور اپنے ذاتی امور کی سرانجام دہی میں گزارنے کی بجائے خدا تعالے کی راہ میں صرف کرنا۔ اور اس کے دین کی اشاعت میں لگانا ایسا سودا نہیں۔ جس کی اہمیت اور جس کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانا مشکل ہو۔ پھر اس کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے میں توقف کرنے کے کیا معنی۔ اور اس بارے میں سستی سے کام لینے کی کیا وجہ۔؟

جماعت احمدیہ کے اخلاص۔ اور خدمت دین کے ولولہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک ہی وجہ سمجھ میں آسکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ بعض اصحاب خیال کرتے ہوں گے۔ کہ انہیں تبلیغ کرنے کے متعلق تجربہ نہیں۔ وہ کبھی اس کام کے لئے گھر سے نکلے نہیں اور انہوں نے کبھی بطور مبلغ نا واقف اور انجان لوگوں میں تبلیغ کی نہیں۔ اس لئے شائد انہیں کامیابی حاصل نہ ہو۔ اور ان کا وقت اور خرچ ضائع جائے۔ مگر اس کی حقیقت وہم سے زیادہ نہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے اس کا ازالہ ایسے مؤثر اور واضح الفاظ میں فرما چکے ہیں۔ کہ ان کے پڑھ لینے کے بعد اپنی کامیابی میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں رہ جاتا۔ حضور نے احباب کو تبلیغ کے لئے پیش کرنے کے سلسلہ میں ہی فرمایا:۔

"اللہ تعالے کے مومن بندوں کو بھی یہ طاقت دی جاتی ہے۔ کہ وہ جس بات کو کہیں۔ کہ ہو جا۔ وہ ہو جاتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ جماعت ارادہ کرلے۔ کہ تبلیغ کرنی ہے۔ پھر تبلیغ ہونے لگے گی۔ ہم فیصلہ کرلیں۔ کہ ہم مبلغ بن کر رہیں گے تو خدا تعالے مبلغ بننے کی توفیق دیدے گا۔ ہم پختہ ارادہ کرلیں۔ کہ لوگوں کو سلسلہ احمدیہ میں داخل کریں گے۔ تو وہ داخل ہونے لگ جائیں گے"۔

پس ہر احمدی کے لئے جو اخلاص کے ساتھ خدا تعالے کی راہ میں نکلتا۔ اور اس کے دین کی اشاعت کرنا چاہتا ہے کامیابی یقینی ہے۔ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ بعض اوقات کامیابی ایسے رنگ میں ہو جسے فوری طور پر ظاہر بین آنکھیں نہ دیکھ سکیں مگر یہ ممکن نہیں۔ کہ خدا تعالے کا ایک بندہ اس کی مخلوق کی ہدایت کے لئے کوشاں ہو۔ اور وہ ناکام رہے۔ پس کسی احمدی کو یہ وہم اپنے قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے۔ کہ تبلیغ احمدیت کے متعلق اس کی جد و جہد رائگاں جائے گی اور اس کا کوئی مفید نتیجہ نہ نکلے گا۔ بلکہ اس یقین۔ اور اس وثوق کے ساتھ تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالے یقیناً کامیابی عطا کرے گا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی بیان فرمودہ دوسری تحریکات پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ تبلیغ کے لئے بھی احباب کو جلد سے جلد پیش کرنا چاہیئے۔ اور والہانہ جوش و شوق کے ساتھ پیش کرنا چاہیئے۔

جماعت احمدیہ کی ترقی کے خلاف "احسان" کی ناکام کوشش

ہم اعلان کر چکے ہیں۔ کہ ہمارے سالانہ جلسہ پر جو غیر احمدی صاحب تشریف لائے۔ اور جن کے متعلق احراریوں کا اپنا بیان یہ ہے کہ وہ "تمام کے تمام تعلیم یافتہ حضرات تھے۔ جن میں اکثر وکلاء اور گورنمنٹ کے ملازمین تھے"۔ ان میں سے خدا تعالے کے فضل سے ایک بڑی تعداد نے احمدیت قبول کرلی۔ چنانچہ جلسہ سالانہ پر بیعت کرنے والے مردوں۔ اور عورتوں کی تعداد چھ سو سے زائد ہو گئی ہے۔ اور عنقریب اسم وار فہرست شائع کر دی جائے گی۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت۔ اور اس کے نادان اور عاقبت نا اندیش مخالفوں کی ناکامی و نامرادی کا یہ ایک بہت بڑا اور ناقابل تردید ثبوت ہے۔ کیونکہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ احراری۔ اور اُن کے تمام مددگار سر سے لے کر پاؤں تک زور لگانے۔ احمدیوں کو ہر جگہ اپنے مظالم اور شرارتوں کا نشانہ بنانے۔ انہیں جانی اور مالی نقصان پہونچانے کے باوجود احمدیت کی ترقی کو روک نہیں سکے۔ بلکہ شدید ایذا رسانی اور ایذا رسانی کے اس طوفان عظیم میں سے گزرتے ہوئے منزل مقصود پر پہونچ رہے۔ اور خدا تعالے کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کے لئے سینہ سپر ہو رہے ہیں۔

چونکہ جماعت احمدیہ کی یہ کامیابی ہر سعادت مند اور شریف انسان کے دل پر خاص اثر کرنے والی۔ اور اسے حقیقت کی طرف توجہ دلانے والی ہے۔ اس لئے ضلالت۔ اور جہنم کی راہ سے بچانے کے مدعی۔ اور اسلام دشمنوں کی طرف لے جانے کے اجارہ دار اخبار "احسان" نے بے نام و نشان لوگوں کی خود ساختہ آراء پیش کرکے اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے لیکن حق آخر حق ہے۔ جس چیز میں اسے دوسروں کی طرف منسوب کرکے بے سروپا بیہودہ سرائی کی ہے۔ اور یہ ظاہر کیا ہے کہ کسی غیر احمدی کا اس موقعہ پر جماعت احمدیہ میں داخل ہونا تو الگ رہا۔ کوئی قادیان سے "اچھی رائے" لے کر بھی نہیں گیا۔ اسی میں "کہوٹہ میں مرزائیت" کے عنوان سے لکھا ہے۔ کہ

"اس سال ایک نوجوان راجپوت عبدالحمید کا باپ سید اکبر خان جو پنشنر ہے۔ اور پٹاور میں سشن ججی کے محکمہ میں اہلمد تھا۔ قادیان میں بیٹے کے ساتھ جاکر مرزائی ہو گیا۔ اب وہ دیگر مسلمانوں کو مرتد بنانے میں کوشاں ہے۔۔۔۔۔ اب بڑا خطرہ ہے۔ کہ سید اکبر خان اپنے قبیلہ کو مرتد بنانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑے گا"۔ (احسان ۴ جنوری)

کیا "احسان" کے شائع کردہ ان الفاظ سے ثابت نہیں ہوتا کہ جو روایات جلسہ سالانہ کے متعلق اس نے گھڑ گھڑ کر پیش کی ہیں۔ اور جس بات پر پردہ ڈالنے کے لئے اس نے افترا پردازی سے کام لیا ہے۔ اس کی تردید اس نے خود ہی کر دی ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ بیسیوں اصحاب نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احمدیت میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اور اب وہ اپنی اپنی جگہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ دوسروں کو بھی صراط مستقیم دکھائیں۔

مسئلہ خلافت

غیر مبایعین کی خصوصیات سلسلہ اور اسکی تعلیمات سے دوری

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کی جلسہ سالانہ کی تقریر کا بقیہ حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

مقبرہ بہشتی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الہٰی اشارہ سے مقبرہ بہشتی قائم کیا۔ اور اس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے بذریعہ وحی آپ کو خبر دی۔ کہ انزل فیھا کل رحمۃ کہ اس مقبرہ میں اللہ تعالےٰ کی ہر رحمت اتاری گئی ہے۔ اور فرمایا کل مقابر الارض لاتقابل ھذہ الارض۔ یعنی زمین کے تمام قبرستان اس سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یعنی اس زمین کو جو برکتیں دی گئیں۔ وہ برکتیں تمام پنجاب اور ہندوستان میں کسی اور قبرستان کو نہیں دی گئیں۔ (بدر ۴ اپریل ۱۹۰۷ء صہ۲)

پھر حضرت اقدس نے اس مقبرہ کے لئے یہ دعا فرمائی۔ کہ

"اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے۔ اور دنیا کے اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العالمین":۔

پھر فرمایا:۔

"اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جو لکلی تیری محبت میں کھوئے گئے۔" (الوصیت صہ۱۲ و صہ۱۳)

پھر اس مقبرہ کی غرض ان الفاظ میں بیان فرمائی۔ کہ

"واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔"

مقبرہ بہشتی کا انتظام حسب وحی الہٰی ہے

پھر فرمایا "کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب وحیٔ الہٰی ہے۔ انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے۔ کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائیگا۔"

مقبرہ بہشتی مومن و منافق میں امتیاز کرنے کا ایک ذریعہ ہے

اسی طرح فرماتے ہیں۔ "یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں امتیاز کرے۔"

اور فرماتے ہیں "بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا" (الوصیت)

ان عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ مقبرہ بہشتی الہام الہٰی کے مطابق تجویز کیا گیا۔ اس کا انتظام حسب وحیٔ الہٰی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسے منافق و مومن کے درمیان امتیاز کرنے کا ذریعہ ٹھہرایا ہے۔ منافق مرد اور منافق عورتیں اس مقبرہ میں دفن نہیں ہو سکتے۔ صرف بہشتی ہی اس میں دفن ہوں گے۔

مولوی محمد احسن صاحب کی مقبرہ بہشتی کے متعلق شہادت

مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب شناخت مامورین کے صفحہ ۱۳ و ۱۴ میں لکھ چکے ہیں۔ کہ مولوی محمد احسن صاحب کی شہادت ایک مامور کے الہام سے بھی زیادہ وقیع ہے۔ اس لئے ہم ذیل میں مولوی محمد احسن صاحب کی اس شہادت کو بھی پیش کر دینا چاہتے ہیں۔ جو انہوں نے اختلاف سے پہلے بحیثیت نائب ناظم مقبرہ بہشتی دی تھی۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"جبکہ بموجب سنت قدیمہ کے حضرت مسیح موعود نے تمثیل مضمون رسالہ الوصیت کو ہمارے صدق اور کذب کے لئے ایک معیار قرار دیا ہے۔ اور پھر بحکم الہٰی قرار دیا ہے۔ اور پھر اس جانچ اور امتحان لینے کی بھی تصریح کر دی ہے۔ پس ایسے امر میں جو بحکم الہٰی معیار قرار دیا گیا۔ اس معیار پر اگر ہم صادق نہ نکلے۔ تو پھر ہماری موت حالت اسلام پر کیونکر ہو سکتی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک" (بدر ۳۱ جنوری ۱۹۱۰ء صہ۲)

لیکن اختلاف کے بعد غیر مبایعین نے پہلے تو اس مقدس مقبرہ کے ساتھ اس طرح تمسخر اور استہزاء کیا۔ کہ اس کے بالمقابل ایک زمین خرید کر اسے مقبرہ بہشتی قرار دے دیا۔ پھر انہوں نے اپنی وصیتیں جو مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کے لئے کی تھیں منسوخ کروائیں۔ اور اسی حد تک بس نہ کی۔ بلکہ صدر غیر مبایعین مولوی محمد علی صاحب نے تو یہاں تک لکھ دیا۔

"ارشاد ہوتا تھا کہ ان کا گناہ بہت بڑا ہے۔ کیونکہ انہوں نے یوں نہیں کیا۔ووں نہیں کیا۔ بالفاظ دیگر انہوں نے قادیان کی خاطر حق کو نہ چھوڑا۔ نہ مقبرہ بہشتی میں جانے کے لئے دوزخ کو مول لیا۔ نہ بیکار بیٹھ کر لنگر کی روٹیاں کھائیں۔ نہ مسیح کے بیٹے کی پوجا کی" (تبدیلیٔ عقیدہ کا الزام صہ۱۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مقبرہ بہشتی میں صرف بہشتی ہی دفن ہوں گے۔ اور مولوی محمد علی صاحب ازراہ تحقیر و توہین فرما رہے ہیں۔ کہ نہ مقبرہ بہشتی میں جانے کے لئے دوزخ کو مول لیا۔ گویا مقبرہ بہشتی میں جانا ان کے نزدیک دوزخ میں جانے کے برابر ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ غیر مبایعین کو نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر پورا ایمان و یقین ہے نہ آپ کی تحریرات پر۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کا اعتراض مقبرہ بہشتی پر

غیر مبایعین سے پہلے ڈاکٹر عبدالحکیم نے بھی مقبرہ بہشتی پر اعتراض کیا تھا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

"ان کا فہم اور ان کے الہامات اس پایہ کے نہیں جن کی بناء پر بیّنات قرآنی کا صریح خلاف کیا جا سکے۔ ان کی وصیت متعلقہ بہشتی مقبرہ اور تعمیر منارہ کو بلاچون و چرا مان لیا جائے۔ اور ان کے کہنے سے تیرہ کروڑ مسلمانوں کو جو تیرہ سو برس میں تیار ہوئے ہیں۔ یک قلم خارج از اسلام مان لیا جائے۔ اور ان کی وصیت مقبرہ کو وصیت قرآنی کی ترمیم سمجھ لیا جائے۔ (الذکر الحکیم نمبر ۲ صہ۵۴)

مذکورہ بالا تحریر میں جیسے مولوی محمد علی صاحب نے مبایعین پر یہ تہمت لگائی۔ کہ وہ مسیح کے بیٹے کی پوجا کرتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح ڈاکٹر عبدالحکیم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں لکھا تھا۔ کہ احمدی ان کی پوجا کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"جماعت احمدیہ میں خاص مرزا صاحب کے اذکار۔ ۔ ۔ کا جوش ایسا غالب آگیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ تمام قرآنی تعلیموں کا چرچا جاتا رہا۔ اور اس ایک ہی مسئلہ کا مذاق رہ گیا۔ گویا کہ پرستش باری تعالےٰ کی بجائے مرزا صاحب کی پرستش قائم ہو گئی۔ اور عملی طور پر ان کا کلمہ لا الہ الا المرزا ہو گیا"۔ (الذکر الحکیم نمبر ۲ صہ۱)

صاف ظاہر ہے۔ کہ غیر مبایعین اور ڈاکٹر عبدالحکیم پر بہت تشا

فلو بھم کا مضمون کما حقہ صادق آرہا ہے ؎

قادیان دارالامان سے ہجرت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان کو ایک مقدس اور مرجع خلائق مقام قرار دیا۔ اور فرمایا ؎

زمین قادیاں اب محترم ہے ؎ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

اور دافع البلاء میں قادیان کو ایک بابرکت مقام قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ اور نیز حضرت اقدس نے ایک انجمن بنائی۔ جس کا دوسرا نام "کارپردازان مقبرہ بہشتی" رکھا۔ اور اس کے لئے آپ نے الوصیت میں نہایت واضح الفاظ میں فرمایا:۔ "ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے"۔ لیکن غیر مبایعین نے اس مقدس مقام خدا کے رسول کے تختگاہ سے بکلی قطع تعلق کیا۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے قادیان دارالامان سے ہجرت کرتے ہوئے صریح جھوٹ بولتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے استفسار پر کہا۔ "کیا میں قادیان کو چھوڑ سکتا ہوں۔ میں تو فقط بسر موسم گرما گزارنے اور ترجمہ کے لئے جانا چاہتا ہوں"۔ لیکن حقیقت میں وہ قادیان کو چھوڑ کر جا رہے تھے۔ اور ایسے گئے۔ کہ پھر اس سے قطع تعلق ہی کر لیا۔ اور بھولے سے بھی اس کا رخ نہ کیا۔ ہاں اس قادیان کو چھوڑا جس کے متعلق خواجہ کمال الدین صاحب بھی کہا کرتے تھے۔

شفائے ہر مرض در قادیان است - شدہ دارالاماں کوئے نگارے
نجاتے بس ہماں یابد کہ باشد - امام وقت را خدمتگزارے

(بدر ۷ر اکتوبر ۱۹۰۹ء صہ)

پس انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم کے صریح خلاف جماعت احمدیہ اور انجمن کا مرکز لاہور قرار دیا۔ حالانکہ ان کی انجمن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقرر کردہ انجمن کہلا ہی نہیں سکتی تھی۔ اول تو اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مقرر کردہ انجمن کا مرکز ہمیشہ کے لئے قادیان مقرر کیا ہے۔ دوسرے اس لئے کہ وہ مقبرہ بہشتی کے انتظامات کے لئے بنائی گئی تھی۔ اور مقبرہ بہشتی ان کے ہاتھ میں نہیں تھا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقرر کردہ انجمن وہی ہے۔ جو قادیان میں ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک الہام کی صداقت

ان کے قادیان سے نکل جانے سے جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کی بیعت کرنے والوں کے یہ وہم میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ کہ غیر مبایعین بھی قادیان سے نکل سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام اخرج منہ الیزیدیون شان و شوکت سے اپنے ظاہری معنوں میں پورا ہوا۔ اور ثابت ہو گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمان کہ کوئی سیاہ دل خائن بہت مدت تک اس بابرکت مقام میں ٹھہر نہیں سکتا۔ بالکل درست ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں :۔

"جیسے روشنی میں سیاہ دل چور نہیں ٹھہر سکتا۔ ایسے ہی اس مقام میں جو تجلیات و انوار الٰہی کا مرکز ہے۔ کوئی سیاہ دل خائن بہت مدت نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی لئے فرمایا قرآن مجید میں لا یجاورونک فیھا الا قلیلا (بدر ۲۵ر اپریل ۱۹۰۷ء)

مسئلہ نبوت مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی و اتباع کی برکت سے غیر تشریعی نبوت کا مقام حاصل کیا۔ اور اپنی متعدد تحریروں میں اس دعوے کا اظہار کیا۔ لیکن میں نہایت اختصار کے ساتھ یہاں اس اختلاف کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جو غیر مبایعین کے موجودہ عقیدہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ اور خود ان کے سابقہ عقیدہ کے درمیان پایا جاتا ہے ؎

غیر تشریعی اور تشریعی نبی

(۱) **عقیدہ مسیح موعودؑ** "شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے آسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو"۔ (تجلیات الٰہیہ صہ ۲۵)

مولوی محمد علی صاحب کا سابقہ عقیدہ "یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ کوئی نبی خواہ وہ پرانا ہو یا نیا آپ کے بعد ایسا نہیں آسکتا۔ جس کو نبوت بدوں آپ کے واسطہ سے مل سکتی ہو"۔

(ریویو جلد ۵ صفحہ ۲۴۲)

مولوی محمد علی صاحب کا موجودہ عقیدہ "نبوت کا دروازہ ہرگز اس امت میں کھلا نہیں۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان دو حدیثوں نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ اول آنحضرت صلعم سے نہایت درجہ قرب کی نسبت رکھنے والا نبی نہیں ہو سکتا۔ اور (دوم) جو شخص اس امت میں سے دعویٰ نبوت کرے وہ کذاب ہے (سوم) نبوت تشریعی اور غیر تشریعی یکساں بند ہیں۔" (النبوۃ فی الاسلام ایڈیشن اول صہ ۱۱۵)

نبوت کا دعوےٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صہ ۶۸)

(۲) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ (الحکم ۶ر مارچ ۱۹۰۸ء صہ ۵)

(۳) ایک انگریز اور لیڈی جو شکاگو سے قادیان آئے۔ ان کے اس سوال پر کہ آپ نے جو دعوے کیا ہے اس کی سچائی کے دلائل کیا ہیں فرمایا "میں کوئی نیا نبی نہیں مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آچکے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ جن دلائل سے کوئی سچا نبی مانا جا سکتا ہے۔ وہی دلائل میرے صادق ہونے کے ہیں۔ میں بھی منہاج نبوت پر آیا ہوں"۔ (الحکم ۱۰ر اپریل ۱۹۰۸ء صہ ۲)

(۴) "خدا نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ پس میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں"۔ (مکتوب مندرجہ اخبار عام ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء)

مولوی محمد علی صاحب اختلاف سے پہلے خواجہ غلام الثقلین کے جواب میں لکھتے ہیں:۔ "آپ ایک مدعی نبوت کے خلاف میدان میں نکلے"۔ (ریویو جلد ۵ صہ ۱۳۴)

مولوی محمد علی صاحب غیر مبایع ہونے کی حالت میں لکھتے ہیں: "جو شخص بعد آنحضرت صلعم دعوے نبوت کرے وہ کذاب ہے۔ اور امت کے اندر ہو کر نبوت کا دعوے بھی کذاب کا کام ہے"۔

(النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۱۵)

اسلام میں نبوت اور نبی کی تعریف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ و مخاطبہ کرے۔ کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں۔ اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں۔ جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے۔ اور نئی کتاب لاوے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے۔ کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو۔ وہ مُردہ ہے۔ یہودیوں عیسائیوں ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا" (الحکم ۶ر مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۵) (۲) "چونکہ میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں۔ جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔ اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ مگر بغیر شریعت کے" (تجلیات الٰہیہ صہ ۲۶)

اسی کو چشمہ معرفت صہ ۳۲۵ میں خدا کی اصطلاح اور لیکچر سیالکوٹ صہ ۳۰ میں اسلام کی اصطلاح اور ایک غلطی کے ازالہ میں آیت فلا یظھر علی غیبہ پیش کر کے قرآن کی اصطلاح قرار دیا ہے اور الوصیت صہ ۱۲ میں اسی تعریف پر تمام نبیوں کے اتفاق کا ہونا بیان فرمایا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب اختلاف سے پہلے ڈوئی کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ "اس نے جیسا کہ وعدہ فرمایا ہے کہ لا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اپنے ایک برگزیدہ رسول پر اس انجام کو ظاہر فرمایا۔ (ریویو جلد ۶ صہ ۱۲۹)

اسی طرح لکھتے ہیں:۔ "آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے تھا۔ اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی میرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں پورا کر دکھایا ہے۔ (ریویو جلد ۳ صہ ۱۱۴)

"یہی وہ آخری زمانہ ہے۔ جس میں موعود نبی کا نزول مقدر تھا" (ریویو جلد ۶ صہ ۸۳)

"ہم اب اس حالت میں ہو گئے ہیں۔ کہ اس نبی آخر زمان کے دعویٰ کی تصدیق کو سمجھنے کے لئے اندرونی شہادت پر غور کریں"

(ریویو جلد ۶ صہ ۹۹)

مولوی محمد علی صاحب اختلاف کے بعد لکھتے ہیں:۔

"میں مرزا صاحب کو نبی قرار دینا نہ صرف اسلام کی بیخ کنی سمجھتا ہوں۔ بلکہ میرے نزدیک خود مرزا صاحبؑ بھی اس سے بہت بڑی زد پڑتی ہے۔" (پیغام صلح ۱۷ اپریل ۱۹۰۵ء)

تیرہ سو سال میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی نبی ہوئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا" (حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

(۲) اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸ کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی"۔

(۳) اور حقیقۃ الوحی ص۱۰۱ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔ "خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے اور ایک ایسا ہو گا کہ ایک پہلو سے نبی ہو گا۔ اور ایک پہلو سے امتی وہی مسیح موعود کہلائیگا"۔

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوا امت محمدیہ میں گذشتہ تیرہ سو سال میں اور کوئی نبی نہیں ہوا۔ **مولوی محمد علی صاحب** بھی اختلاف سے پہلے اسی کے مطابق لکھتے ہیں۔ کہ

"دنیا میں سخت ایمانی ضعف چھا جانے کے وقت خدا تعالےٰ کمال فضل اور رحم سے کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے۔ اسی قانون کے مطابق اللہ تعالیٰ مختلف زمانوں کے اندر مختلف ممالک میں انبیاء نازل فرماتا رہا۔ اسی قانون کے مطابق مسیح علیہ السلام کے چھ سو برس بعد حضرت سرور کائنات خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور پھر اسی قانون اور پیشگوئیوں کے مطابق جو قریباً ہر مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو سال بعد اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے مسیح موعود کو قادیان میں نازل فرمایا ہے۔ جس کا نام نامی حضرت میرزا غلام احمد صاحب ہے (ملخص)" ریویو جلد ۶ ص۱۹۱

(۲) خواجہ غلام الثقلین نے مولوی محمد علی صاحب کو آیت اذا ننسخ من رسلنا سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر استدلال کو غلط ثابت کرنے کے لئے شیطان اور فرعون کا نبی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنا اور خلفاء اربعہ اور سلطین میں پانچ کس کا دشمن کے ہاتھوں سے ہلاک ہونا اور حضرت مسیح علیہ السلام کی ظاہری ناکامی کو پیش کیا تھا۔ جس کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ چونکہ سوائے مسیح کے ان میں کوئی مدعی نبوت نہیں ہوا۔ لہٰذا امر زیر بحث سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ (ملخصاً) ریویو جلد ۵ صفحہ ۲۳۲)

مولوی محمد علی صاحب اختلاف کے بعد اس کے خلاف یوں تحریر فرماتے ہیں:۔ "حضرت مسیح موعود شرعی اصطلاحی میں نبی اور رسول نہ تھے۔ بلکہ آپ ان معنوں میں نبی اور رسول تھے جن معنوں میں اس امت کے دوسرے مجدد بھی نبی اور رسول کہلا سکتے ہیں (ٹریکٹ میرے عقائد ص۲)

(۲) "اس امت میں جس قسم کی نبوت ہو سکتی ہے۔ وہ حضرت علیؓ کو ضرور ملی ہے"۔ (النبوۃ فی الاسلام ص۱۱۵)

مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر عبدالحکیم کا واحد عقیدہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو فرماتے ہیں۔ کہ ظلی نبوت سے مراد محض فیض محمدی سے وحی پانا ہے لیکن مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:۔ "یہ بھی یاد رکھنے کے قابل بات ہے۔ کہ صوفی جسے ظلی نبوت کہتے ہیں۔ وہ فی الواقع نبوت نہیں۔ بلکہ نبوت کی بعض صفات کی جھلک ہے۔ جو ایک سچے پیروی کرنے والے میں پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طرح ظل اللہ اللہ نہیں۔ اسی طرح ظل نبی نبی نہیں۔ اور نہ ظلی نبوت نبوت ہے۔ اللہ اور نبی کے ظل ایسے ہی ہیں۔ جیسے صاف پانی یا آئینہ میں آفتاب کا عکس کہ وہ آفتاب کی شکل پر نظر آتا ہے۔ مگر فی الحقیقت آفتاب نہیں"۔ (بیان القرآن ص۱۰) یہی عقیدہ ڈاکٹر عبدالحکیم کا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ "مجھے آپ سے اور کوئی اختلاف نہیں۔ میں آپ کو مسیح الزمان مانتا ہوں۔ آپ کے الہامات کو مانتا ہوں۔ مگر ایسا کوئی عقیدہ نہیں مان سکتا۔ جس میں صریح شرک ہو۔ ۔ ۔ آپ محض ایک تمثیلی نبی ہیں۔ اور امتی نبی ہیں۔ اور بس ۔ ۔ ۔ کیا آپ جیسا انسان خاتم النبیین کا مظہر اتم اور تمام عالم کی نجات کا مدار ہو سکتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ پس جن الہامات میں آپ کو عیسےٰ یا احمد یا ابراہیم وغیرہ کر کے پکارا گیا۔ وہ ایسے ہی بعید استعارات ہیں۔ جیسا کہ یا شمس و یا قمر و انت منی و انا منک" (الذکر الحکیم نمبر ۲ ص۴۱)

یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ آیا مولوی محمد علی صاحب اور غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے بارے میں اختلاف کے بعد اپنا پہلا عقیدہ تبدیل کیا یا نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے غیر مبایعین کو مباہلہ کے لئے دعوت دی تھی۔ جسے انہوں نے قبول نہ کیا۔ پھر آپ نے اس امر پر کہ آپ نے اپنا عقیدہ تبدیل نہیں کیا۔ ان الفاظ میں قسم بھی شائع کی تھی۔ کہ "میں قسم کھاتا ہوں وہ خدا جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ خدا جو عذاب کی طاقت رکھتا ہے۔ وہ خدا جس نے میری جان کو قبض کرنا ہے۔ وہ خدا جو زندہ قادر سزا جزا دینے والا ہے۔ وہ خدا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ وہ خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث کیا۔ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں حضرت مرزا صاحب کو اس وقت بھی جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زندہ تھے۔ اسی طرح کا نبی مانتا تھا۔ جس طرح کا اب مانتا ہوں۔ میں اس بات کے لئے بھی قسم کھاتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے رؤیا میں مجھے سو نہ در سو نہ کھڑے ہو کر کہا ہے۔ کہ مسیح موعود نبی تھے۔" (الفضل ۲۳ ستمبر ۱۹۱۵ء) لیکن نہ تو مولوی محمد علی صاحب نے اپنے عقیدہ درباره نبوت کے متعلق اس طرح قسم کھا کر اپنی صداقت کو دنیا پر ظاہر کیا۔ اور نہ ہی وہ الفاظ میں اب قسم کھانے کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے پہلے عقیدہ کو دنیا سے ڈر کر تبدیل کر لیا ہے۔

مسئلہ کفر و اسلام

اللہ تعالےٰ سورۂ عنکبوت میں فرماتا ہے۔ ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بالحق لما جاءہ الیس فی جھنم مثوی للکافرین یعنی اس شخص سے کون بڑا ظالم ہے۔ جس نے خدا پر جھوٹ باندھا یا جس کے پاس حق آیا۔ اور اس نے اس کی تکذیب کی۔ کیا کافروں کا مقام جہنم نہیں۔؟

اس آیت سے ظاہر ہے کہ جو شخص خدا پر افترا کرتا ہے۔ وہ بھی کافر ہے۔ دوسرے جو شخص صداقت اور حق کی تکذیب کرتا ہے وہ بھی کافر ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکذبین بھی لازماً اس آیت کے ماتحت کافروں میں شامل ہونگے کیونکہ آپ بھی حق لے کر آئے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو وحی کی۔ قل جاء الحق وزھق الباطل۔ الاستفتاء ص۹۰ کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ اسی طرح فرمایا الیس ھذا بالحق الاستفتاء ص۸۰ کیا یہ حق نہیں ہے۔ اسی طرح فرمایا ویسالونک احق ھو قل ای وربی انہ لحق الاستفتاء ص۸۴ وہ تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ کیا وہ حق ہے۔ تو کہدے کہ ہاں میرے رب کی قسم وہ ضرور حق ہے۔ پس جو حق کی تکذیب کرنے والا ہو۔ اسکو اللہ تعالیٰ کافر قرار دیتا ہے۔ اور اسی وجہ سے آپ کے الہامات میں آپ کے مخالفین کو کافر کہا گیا ہے چنانچہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے وحی کی۔ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ الاستفتاء ص۸۲ کہ میں تیرے متبعین کو کافروں پر قیامت کے دن تک غلبہ دوں گا۔ اور اسی طرح فرمایا۔ قل جاءکم نور من اللہ فلا تکفروا ان کنتم مومنین الاستفتاء ص۸۴ یعنی تو کہہ دے۔ کہ تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے۔ پس تم کافر مت بنو اگر تم مومن ہو۔ اور فرمایا قل یایھا الکفار انی من الصادقین الاستفتاء ص۸۴ یعنی تو کہدے کہ اے کافرو میں ضرور صادقوں میں سے ہوں۔ ان الہامات سے بھی صاف ظاہر ہے۔ کہ جو آپ کو صادق نہیں مانتا وہ کافر ہے

اسی لئے حضرت اقدس نے خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۷ میں لکھا

"اور خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا۔ پس میں وہ مظہر ہوں۔ (فآمن ولا تکن من الکافرین) پس ایمان لا اور کافروں سے مت ہو۔"

اور ڈاکٹر عبد الحکیم خاں کو لکھا۔

"اگر آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ ہزارہا آدمی جو میری جماعت میں شامل نہیں کیا راستبازوں سے خالی ہیں؟ تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال بھی کر لینا چاہیئے۔ کہ وہ ہزارہا یہود و نصاریٰ جو اسلام نہیں لائے کیا وہ راستبازوں سے خالی تھے۔ بہر حال جبکہ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابل مؤاخذہ ہے تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ اب میں ایک شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزاروں تاریکیوں میں مبتلا ہے۔ خدا کے حکم کو چھوڑ دوں۔ اس سے سہل تر یہ بات ہے۔ کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت میں سے خارج کر دیا جائے۔ اس لئے میں آج کی تاریخ سے آپ کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہوں۔ ہاں اگر کسی وقت صریح الفاظ سے آپ اپنی توبہ شائع کریں اور اس خبیث عقیدہ سے باز آجائیں تو رحمت الٰہی کا دروازہ کھلا ہے۔ وہ لوگ جو میری دعوت کے رد کرنے کے وقت قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو چھوڑتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانوں سے منہ پھیرتے ہیں۔ ان کو راستباز قرار دینا اسی شخص کا کام ہے۔ جس کا دل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے۔" (الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۲۴ و ۲۵)

اسی طرح فرماتے ہیں۔

"کافر کہنے والا اور نہ ماننے والا خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افترا کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے ..... علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے۔" حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳

اور فرماتے ہیں۔

"چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے۔ اس لئے ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ مواخذہ سے بری ہے۔ اور کافر منکر ہی کو کہتے ہیں۔ کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے۔ اور کفر دو قسم پر ہے۔

(اول) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے۔ اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ کیونکہ جو شخص باوجود شناخت کر لینے کے خدا اور رسول کے حکم کو نہیں مانتا بموجب نصوص صریحہ قرآن و حدیث کے خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا اور اس میں شک نہیں کہ جس پر خدا تعالیٰ کے نزدیک اول قسم کفر یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہو چکا ہے۔ وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہو گا اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا اور وہ مکذب اور منکر ہے تو گو شریعت نے (جس کی بنا ظاہر پر ہے) اس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے۔ اور ہم بھی اس کو باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا قابل مؤاخذہ نہیں ہو گا۔ ہاں ہم اس بات کے بھی مجاز نہیں ہیں۔ کہ ہم اس کی نسبت نجات کا حکم دیں۔ اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ہمیں اس میں دخل نہیں۔" حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹-۱۸۰

اور فرماتے ہیں۔

"جو شخص ظاہر کرتا ہے۔ کہ میں نہ ادھر کا نہ ادھر کا ہوں۔ اصل میں وہ بھی ہمارا مکذب ہے اور جو ہمارا مصدق نہیں اور کہتا ہے کہ میں ان کو اچھا جانتا ہوں وہ بھی مخالف ہے۔" البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حضرت خلیفہ اول مولوی نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ چنانچہ ایک دوست کا خط آپ کی خدمت میں پیش ہوا۔ کہ بعض غیر احمدی یہ لکھ دینے کو طیار ہیں۔ کہ ہم مرزا صاحب کو مسلمان مانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔

"پھر وہ مرزا صاحب کے دعویٰ اور الہام کے متعلق کیا کہیں گے۔ مدعی وحی الہام کے معاملہ میں دو ہی گروہ ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او کذب بالحق لما جاءہ ألیس فی جہنم مثوی للکافرین۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے۔ جو خدا تعالیٰ پر افترا کرے اسے خدا کی طرف سے الہام نہ ہوا ہو۔ اور کہے کہ مجھے ہوا ہے۔ ایسا ہی اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے۔ جو اس حق کی تکذیب کرے۔ یا تو مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے تھے ان کو ماننا چاہیئے۔ یا جھوٹے تھے۔ اور انکار کرنا چاہیئے۔ اگر مرزا صاحب مسلمان تھے۔ تو انہوں نے سچ بولا۔ اور وہ فی الواقعہ مامور تھے۔ اور اگر ان کا دعویٰ جھوٹا ہے تو پھر مسلمانی کیسی؟" (بدر ۱۳ اپریل ۱۹۱۱ء) نیز آپ نے فرمایا۔ "حضرت صاحب خدا کے مرسل ہیں ..... اب ان کے ماننے اور انکار کا مسئلہ صاف ہے۔ عربی بولی میں کفر انکار ہی کو کہتے ہیں۔" بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء

مولوی محمد علی صاحب کا سابقہ عقیدہ

قبل از اختلاف مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔

"ہمارا آخری جواب اس سوال کا کہ آیا ہم ایمان رکھتے ہیں؟ یہ ہے کہ ہم اسی وقت ایمان کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ جب کہ ہم ان آسمانی نشانوں کو دیکھ کر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کی وساطت سے اس زمانہ میں ظاہر فرمائے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین رکھتے ہوں۔ اگر یہ نہیں۔ تو پھر ہمارا ایمان ہمارے منہ کی ایک بات ہے۔ جو محض لاف ہی لاف ہے اور جس کی اصلیت کچھ نہیں۔" (ریویو جلد ۳ نمبر ۱۱ صفحہ ۴۰۹)

مولوی محمد علی صاحب کا موجودہ عقیدہ

بعد از اختلاف مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔

"مطلق معنوں میں حضرت مرزا صاحب کے مخالفین سے صرف ان لوگوں پر کافر کا لفظ بولا جا سکتا ہے۔ جنہوں نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا اور پھر اس پر مدت تک ضد اور اصرار کیا جس شخص کو تبلیغ پہونچ جائے اور وہ صرف انکار کرتا ہے تو دائرہ اسلام سے خارج نہیں۔ اور نہ اس پر مطلق کافر کا لفظ بولا جا سکتا ہے۔ ایسے مسیح موعود کا منکر یا کافر کہا جا سکتا ہے ..... اس طرح ہر احمدی اور غیر احمدی میں میں کامل اور ناقص کا فرق سمجھتا ہوں۔ نہ اسلام اور کفر کا۔" (پیغام صلح ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء) لیکن اس کے بعد آپ نے اور تنزل اختیار کیا اور لکھا۔

"اس مسئلہ کو اسلام اور کفر کے حدود کیا ہیں۔ جہاں ایک طرف ایسی آیات ہیں جیسے فرماتا ہے۔ قل اللہ ثم ذرہم۔ یعنی اللہ منوا کر انہیں چھوڑ دو۔" (ٹریکٹ کفر و اسلام صفحہ ۲)

"اسلام کی بڑی اور آخری حد بندی توحید الٰہی ہے۔ پس جو شخص توحید الٰہی کا قائل ہوتا ہے وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ مگر سب لوگ جو اسلام میں داخل ہوتے ہیں وہ یکساں نہیں ہوتے۔" (صفحہ ۳) "چونکہ خدا تعالیٰ نے آیت (وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون) باوجود مشرک ہونے کے بھی مومن کا لفظ ان پر بولا ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ جب ایک شخص اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لاتا ہے۔ تو وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔" صفحہ ۳

"اسی طرح جو شخص توحید الٰہی پر ایمان لاتا ہے وہ معاً تکمیل کے درجہ کو نہیں پہنچ جاتا۔ لیکن یہ ابتدا ہے۔ بے شک وہ اسلام کے دائرہ کے اندر داخل ہو گیا۔ مگر تکمیل ایمان

کے لئے قرآن کریم کی ہدایات کی پیروی کی ضرورت ہے" صلا

(۵) "مسیح موعود کے نہ ماننے سے ایک شخص قابل مواخذہ ہے۔ مگر وہ دائرہ اسلام سے اس وقت تک خارج نہیں ہوتا جب تک کہ لا الٰہ الا اللہ کا انکار نہ کرے" صلا

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص کو میری دعوت پہنچی۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۸ میں قرآن مجید سے متعدد آیات نقل کر کے فرماتے ہیں۔ "اب کہاں ہیں میاں عبد الحکیم خان مرتد جو میری اس تحریر سے مجھ سے برگشتہ ہو گیا۔ چاہیئے کہ اب آنکھ کھول کر دیکھے۔ کہ کس طرح خدا نے اپنی ذات پر ایمان لانا رسول پر ایمان لانے سے وابستہ کیا ہے" اور صفحہ ۱۲۹ میں فرماتے ہیں:۔ "دیکھو ان آیات میں خدا تعالیٰ نے حصر کر دیا ہے۔ کہ خدا کے نزدیک مومن وہی لوگ ہیں۔ کہ جو صرف خدا پر ایمان نہیں لاتے بلکہ خدا اور رسول دونوں پر ایمان لاتے ہیں"

لیکن مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جو توحید کا قائل ہو وہ مومن ہو جاتا ہے۔ اور دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور کسی رسول کا انکار وغیرہ اسے دائرہ اسلام سے نہیں نکال سکتا۔ وہ دائرہ اسلام اور ایمان سے اسی وقت نکلے گا جبکہ وہ لا الٰہ الا اللہ کا انکار کرے:

ڈاکٹر عبد الحکیم خاں سے مشابہت

یہی عقیدہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں کا تھا۔ جس کی بناء پر اسے جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔ "الغرض مدار نجات قرآن مجید نے توحید اور اعمال صالحہ کو رکھا ہے۔۔۔ پس جب بنائے نجات، توحید اور تزکیہ نفس ہوئی۔ تو فروعات یا مویدات کی خاطر تمام دنیا کو اصل بناء سے محروم کرنا سخت غلطی ہے"

(الذکر الحکیم نمبر ۴ مطبوعہ ۱۴ مئی ۱۹۰۶ء صلا)

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔ "تعجب ہے کہ آپ تیرہ کروڑ مسلمانوں کو جو تیرہ سو سال میں پیدا ہوئے ہیں۔ اپنے استدلال کے خلاف کرنے سے کافر کہتے ہیں۔ کہ وہ قرآن شریف کے نصوص کو چھوڑتے اور کھلے نشانوں سے مونہہ پھیرتے ہیں۔ حالانکہ ان میں کم از کم ۹۹ فیصدی کو نہ ان آیات کی خبر ہے۔ جو آپ کے دعوے کی دلیل ہیں۔ اور نہ ان نشانات کی۔ اور نہ ان کو یہ علم ہے۔ کہ یہ نشانات کیا ہوئے ہیں۔ پھر ان پر سرکشی اور کفر کا جرم کیسے عائد ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر آپ کی تبلیغ ایک فی صدی پر بھی تصور کی جائے۔ تو تیرہ کروڑ میں سے تیرہ لاکھ مسلمان بنتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر تیرہ لاکھ کی تحقیقات کی جائے۔ تو یہی ثابت ہوگا۔ کہ عمداً آیات قرآنی کا خلاف کرنے والے دو چار ہزار ہی ہوں گے۔ باقی اس یقین میں ہیں۔ کہ آپ کے دعاوی باطل ہیں۔ اور قرآن و حدیث کے سراسر مخالف ہیں"

(الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۲۶)

اسی طرح لکھتا ہے:۔

"جو لوگ ہمیں صریحاً کافر نہیں کہتے۔ ان تمام کو کافر نہ سمجھا جائے۔ بلکہ حسن ظنی سے کام لیا جائے۔ اور ان کے ساتھ نمازیں پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ تاکہ ہماری تبلیغ آسان اور وسیع ہو سکے"۔ (الذکر الحکیم نمبر ۴ صلا) مگر مولوی محمد علی صاحب نے اس میں ترمیم کی ہے۔ کہ صریحاً کافر کہنے والوں کو بھی اس وقت کافر کہنا چاہیئے۔ جب اس پر مدت تک ضد اور اصرار کریں۔ گویا عبد الحکیم خاں پر بھی ایک قدم سبقت لے گئے۔

غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ افمن یھدی الی الحق احق ان یتبع امن لا یھدی الا ان یھدی (یونس) کیا وہ شخص جو حق کی طرف بلاتا ہے۔ وہ زیادہ حقدار ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ یا وہ شخص کہ جب تک اس کی راہنمائی نہ کی جائے وہ ہدایت نہیں پا سکتا۔ یعنی مامور الٰہی کے منکرین کبھی اس قابل نہیں ہوتے۔ کہ ان کی اقتدا کی جائے۔ بلکہ مامور الٰہی کو ماننے والے ہی متبوع اور لوگوں کے امام ہونے چاہئیں۔ اور احادیث سے بھی واضح ہے۔ کہ امام سب سے اتقیٰ اور افضل اور اعلم ہونا چاہیئے نہ صرف امام بلکہ اللہ تعالیٰ تو دعا سکھلاتا ہے۔ واجعلنا للمتقین اماما۔ کہ تم اس سے یہی طلب کرو۔ کہ تمہارے مقتدی بھی متقی ہوں۔ اور حدیث میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لا یومن فاجر مومنا۔ کہ فاجر مومن کا امام نہ ہو:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس کلام الٰہی سے ظاہر ہے۔ کہ تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے۔ اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں۔ کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس یاد رکھو جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا امام وہی ہو۔ جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے۔ کہ امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا۔ تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو۔ کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو۔ اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں۔ اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو" (اربعین ۳ حاشیہ ۲۸)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"جو شخص ظاہر کرتا ہے کہ میں نہ ادھر کا ہوں۔ نہ ادھر کا ہوں اصل میں وہ بھی ہمارا مکذب ہے۔ اور جو ہمارا مصدق نہیں۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں ان کو اچھا جانتا ہوں۔ وہ بھی مخالف ہے" (بدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء) ان دونوں حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ کسی قسم کے غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ

"میں ہر ایک کلمہ گو کو جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہے۔ مسلمان سمجھتا ہوں۔ ہاں جو لوگ کسی مسلمان کو کافر قرار دیں۔ ان پر بروئے حدیث یہ سزاوار ہوتی ہے۔ کہ وہ کفر الٹ کر ان پر پڑتا ہے۔ لہٰذا میں ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا لیکن ان کو دائرہ اسلام سے خارج بھی قرار نہیں دیتا۔ خواہ وہ مولوی اور مفتی ہوں۔ جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کو کافر کہا اور خواہ وہ میاں محمود احمد صاحب کے ایسے پیرو ہوں۔ جو کلمہ گو مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں۔ اور انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں" (مکتوب مولوی محمد علی صاحب بنام مفتی عبد العزیز صاحب مندرجہ پیغام جلد ۴ نمبر ۳۴ صفحہ ۶ کالم ۲)

یعنی مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک صرف مکفر کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ باقی متردد اور مکذب وغیرہ تمام غیر احمدیوں کے پیچھے نماز جائز ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو ڈاکٹر عبد الحکیم خان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے پیش کی تھی۔ چنانچہ اس نے لکھا۔ "امت محمدیہ میں جو لوگ ہماری تکذیب کرتے اور ہمیں صریحاً کافر کہتے ہیں۔ ان کے ساتھ تو بے شک نماز نہیں ہو سکتی مگر جو لوگ ہمیں صریحاً کافر نہیں کہتے۔ ان تمام کو کافر نہ سمجھا جائے۔ بلکہ حسن ظنی سے کام لیا جائے۔ اور ان کے ساتھ نمازیں پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ تاکہ ہماری تبلیغ آسان اور وسیع ہو سکے" (الذکر الحکیم نمبر ۴ صلا) ڈاکٹر عبد الحکیم خاں کا یہ قول بعینہٖ مولوی محمد علی صاحب کے قول کے مطابق ہے۔ اور یہ بتانے کے لئے کہ یہ عقیدہ بالکل غلط ہے۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ جواب ذیل میں درج کر دینا چاہتا ہوں۔ جو حضور نے ڈاکٹر عبد الحکیم کو مذکورہ بالا تجویز کا دیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں۔ "یاد رہے کہ یہ جو ہم نے دوسرے مدعیان اسلام سے قطع تعلق کیا ہے۔ اول تو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے تھا نہ اپنی طرف سے اور دوسرے وہ لوگ ریا پرستی اور طرح طرح کی خرابیوں میں حد سے بڑھ گئے ہیں۔ اور انکو ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈالدیں۔ جو سڑ گیا ہے۔ اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ اسی وجہ سے ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی۔ اور نہ ہمیں ایسے تعلق کی حاجت ہے۔ چونکہ آپ محض نام سے ہماری بیعت میں داخل ہوئے تھے۔ اور حقیقت سے سراسر بے خبر اس لئے آپ کو نہ یہ معلوم ہے۔ کہ ایمان کسکو کہتے ہیں اور اسلام کس کا نام ہے۔ اور نہ یہ خبر کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے۔ اس لئے آپ کو سخت لغزش اور لغزش بھی ایسی کہ ارتداد تک پہنچ گئے۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو کسی کی کیا پرواہ [illegible] اگر ایک مرتد ہو جائے تو اس کی جگہ [illegible] (الذکر الحکیم [illegible]) (باقی)

امیر المومنین کا ارشاد

بحوالہ الفضل مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۳۴ء حضور فرماتے ہیں - ڈاکٹر اس بات کا عہد کرلیں کہ وہ اپنا سارا زور لگائینگے - روپوں کا کام پیسوں میں ہو . . . . ہماری جماعت کے ڈاکٹر یہ عہد کرلیں کہ علاج میں بیجا غیر ضروری مصارف نہیں ہونے دینگے۔ اور جماعت کے لوگ یہ کوشش کریں کہ اپنے طبیبوں سے ہی علاج کرائیں گے" الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۵ء ہومیو پیتھک علاج کے متعلق حضور فرماتے ہیں - اس کے بعد ہومیو پیتھک طریق علاج یعنی علاج بالمثل کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا - اور یہ معلوم کرکے انسان کو سخت حیرت ہوئی - کہ اس کی شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت حکمت سے ان ہی ادویہ میں قوت شفا بھی رکھی ہوئی ہے جن سے اسی قسم کی مرض پیدا ہوتی ہے - گویا بیماری کے ساتھ اس کا علاج بھی رکھا ہے . . . . اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو لا علاج سمجھے جاتے تھے قابل علاج ثابت ہوگئے اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی" ہومیو پیتھک علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں ایسی ہیں قوت شفا بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے زیادہ ہے - قلیل دوا - زیادہ فائدہ - روپوں کا کام پیسوں - سالوں کا کام دنوں اور گھنٹوں میں ان ہی دواؤں سے ہوتا ہے - سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجربات ہزاروں بار تجربہ شدہ - زود اثر - بے ضرر - بیماری کو جڑ سے کاٹنے والی - کڑوی کسیلی دواؤں - اور انجکشن کے برے اثرات - اپریشن کی تکلیف سے نجات دینے والی - دنیا میں مقبول - مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوتے ہیں - دیرینہ و پیچیدہ و گندہ امراض میں ہومیو پیتھک ادویات بمقابلہ دیگر ادویات بہت جلد کام کرتی ہیں - امراض مخصوصہ مرداں و مستورات کے لئے بہترین ادویہ موجود ہیں - اگر خدانخواستہ آپ کو کسی علاج کی ضرورت ہے - تو مختلف علاج اور پیٹنٹ ادویہ کے بجائے ہومیو پیتھک علاج کیجئے - مجھ سے خدمت لیجئے -

ایم - ایچ - احمدی ہومیو پیتھ چتوڑ گڈھ - میواڑ

دو قطعات قابل فروخت

محلہ دارالبرکات میں نہایت عمدہ موقع پر چار چار کنال کے دو قطعات قابل فروخت ہیں - ہر قطعہ ۱۵۰ فٹ × ۱۲۰ فٹ کا ہے اور ہر قطعہ کے دو طرف ۲۰ فٹ کی سڑکیں اور دو طرف ۱۰ فٹ کی سڑکیں ہیں - زمین ریلوے سٹیشن سے نزدیک ہے اور ریلوے روڈ کے بھی قریب ہے - یہ ضروری نہیں ہے - کہ دونو ٹکڑے اکٹھے فروخت کئے جائینگے - بلکہ علیحدہ علیحدہ چار چار کنال یا دو دو کنال کے ٹکڑے بھی خریدے جا سکتے ہیں -

خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کرکے قیمت کا تصفیہ کرلیں -

محمد عبد اللہ اوورسیر محلہ دارالرحمت قادیان

انگریزی اردو بن گئی

ہم ہر قسم کے انگریزی مضامین اور انگریزی کتب کا ارزاں نرخ پر اردو میں ترجمہ کرتے ہیں - جو احباب کسی انگریزی مضمون یا کتاب کا اردو میں ترجمہ کرانا چاہیں - وہ ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر حوصلہ افزائی فرمائیں - کام نہایت تسلی بخش ہوگا - اجرت کا فیصلہ مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ خط و کتابت کیا جا سکتا ہے -

مرزا عبد العزیز احمدی منیجر دارالترجمہ معرفت مستری محمد موسیٰ نیلا گنبد لاہور

(رجسٹرڈ)

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا گل کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — بس غم سے ہو شکر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں - یا مردہ پیدا ہوتے ہوں - یا حمل گر جاتا ہو - اس کو اٹھرا کہتے ہیں - اس مرض کا علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب سے سیکھا - جس گھر میں یہ مرض لاحق ہو - تو وہ محافظ اٹھرا گولیاں منگا کر استعمال کرے - اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے

تازہ شہادت قابل غور ہے - حکیم عبد الرحمن صاحب کاغانی مرحوم میرے دوست تھے - اس کے علاوہ کیونکہ وہ جانتے تھے - کہ میرے والد صاحب ایک مستند طبیب تھے - اور میں نے باوجود لائق اطباء سے علم طب حاصل کرنیکے دوبارہ ان کے قابل قدر استاد حضرت مولانا حکیم مولوی نورالدین شاہی حکیم رضی اللہ عنہ سے دوبارہ طب یونانی پڑھی ہوئی ہے - اسلئے وہ اپنے دواخانہ رحمانی کے کاروبار کے متعلق عموماً مجھ سے مشورہ لیا کرتے تھے - انکی وفات کے بعد میں نے یہ ضروری سمجھا کہ میں اب ان کے بچوں کی بہتری کیلئے ان کی یادگار دواخانہ رحمانی کی سرپرستی اور نگرانی اپنے ذمہ لوں - میں نے انکی وفات کے بعد معاً اس کا اعلان کر دیا تھا - اب دوبارہ اس کا اعادہ کرکے احباب کو توجہ دلاتا ہوں - کہ جو دوائیں حکیم کاغانی صاحب مرحوم کے وقت باہر بھیجی جاتی تھیں - یا جن کا اشتہار دیا کرتا تھا - وہ سب اسی احتیاط کے ساتھ اب بھی ان کے دواخانہ میں تیار کیجاتی ہیں - لہٰذا احباب کو بوقت ضرورت ان کے دواخانہ کا اب بھی ویسا ہی خیال رکھنا چاہئیے - میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے اعتماد کو صحیح پائینگے - محمد سرور شاہ پرنسپل جامعہ احمدیہ نوٹ - دوائی شروع حمل سے تا خیر رضاعت تک کھانی پڑتی ہے - اصل قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے والے سے صرف ۵ روپیہ علاوہ محصولڈاک لئے جائینگے - **عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان**

تریاق معدہ و جگر

بفضلہ مندرجہ ذیل عوارضات کیلئے لاثانی دوا ہے - ضعف جگر - بھس - کمی خون - سل - دق - کرن - جلن ہاتھ پاؤں - یرقان - عظم الطحال و تاپ تلی - جلن سینہ - ضعف معدہ - ضعف عام کیلئے اکسیر مرکب ہے - ایک ہفتہ کے قلیل عرصہ میں آثار صحت شروع ہو جاتے ہیں - دو تین ہفتہ کے لگاتار استعمال سے زردی - لاغری دور ہو کر بدن چست و چالاک سرخ مثل انار ہو جاتا ہے - تندرست اشخاص جو کمی خون محسوس کرتے ہوں - وہ بھی استعمال کرکے کافی خون پیدا کر سکتے ہیں - مندرجہ بالا عوارضات سردیوں میں چنداں تکلیف دہ نہیں ہوتے - لیکن گرمیوں میں مریض کیلئے وبال جان ہو جاتے ہیں - تریاق معدہ و جگر ہر موسم میں خواہ گرمی ہو یا سردی یکساں فائدہ مند ہے - قیمت فی شیشی ۱؎ علاوہ محصولڈاک - **حکیم محمد شریف عمر والہ ڈاکخانہ سروالی براستہ بٹالہ**

ضرورت نکاح

ایک مولوی فاضل دوست قوم جٹ عمر ۳۴ سال جو قادیان میں ۶۷ روپے ماہوار مشاہرہ پر سلسلہ کے مستقل کارکن ہیں - ضلع لائل پور میں نہری اور ضلع سیالکوٹ میں چاہی زمین کے مالک ہیں - پہلی بیوی دائم المرض ہونے کی وجہ سے جس سے کوئی اولاد نہیں - اور جو خود دوسری شادی کی محرک ہے نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں - سیدار خاندان کو ترجیح دیجائیگی **تاج معرفت ایڈیٹر الفضل** خط و کتابت کی جاوے -

احباب کو ضروری اطلاع

بہت بڑا رعایتی اعلان

میعاد بجائے ۱۵ جنوری تک کے یکم فروری ۱۹۳۵ء تک کردیگئی ہے

یعنی جو دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضا اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مندرجہ ذیل رعایتی فہرست میں سے دس روپیہ کی رعایتی قیمت کی کتب خریدیں گے۔ ان کو دو روپیہ کی رعایتی متفرق فہرست میں سے حسب پسند کتب اور دی جاویں گی۔ چاہیئے۔ کہ احباب اس ڈبل رعایت سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ اور ان رعایتی سٹوں کو حاصل کریں۔

قرآن مجید مترجم بطرز آسان
بڑی تقطیع پر جلی قلم

جس کو احباب نے جلسہ پر بچشم خود دیکھ پڑھ کر پسند کرکے بکثرت خریدا ہے۔ اور جس کے متعلق حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم میاں فخر الدین صاحب ملتانی مالک کتاب گھر قادیان نے اس سال ایک مترجم قرآن شریف شائع کیا ہے میں نے اس قرآن شریف کو دیکھا ہے۔ بلکہ آج کل اسی کا ایک نسخہ میرے زیر مطالعہ رہتا ہے۔ اس قرآن شریف کی کتابت اور چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ اور دلکش ہیں اور کتابت کے طریق میں یہ اصول مدنظر رکھا گیا ہے۔ کہ ایک مبتدی کے پڑھنے میں بھی آسانی رہے۔ ترجمہ بھی صاف اور عمدہ ہے۔ مجھے میاں فخر الدین صاحب کی اس کوشش کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین۔"

مرزا بشیر احمد ۱۲/۳۴ ؁۵

باوجود اسقدر مقبولیت عامہ وخاصہ کے قیمت بجائے زیادہ کرنے کے یکم فروری ۱۹۳۵ء تک بجائے چار روپیہ کے ساڑھے تین روپیہ کردی گئی ہے۔ اور تین عدد کے خریدار سے نو روپیہ آٹھ آنہ اور چھ عدد کے خریدار سے اٹھارہ روپے لئے جاویں گے۔ محصولڈاک بہر حال بذمہ خریدار۔ احباب جلد منگالیں۔

حمائل شریف مترجم — بطرز آسان تقطیع کلاں اصلی قیمت عہ۲ر رعایتی عہ۱۲ر

درس القرآن — از حضرت خلیفہ اول رضؓ اصلی قیمت عہ۲ر رعایتی عہ۱۲ر

دونوں یکجائی کے خریدار سے صرف تین روپے لئے جاوینگے

کلید قرآن مع لغات القرآن جیبی سائز پہ اصل قیمت عہ۱ر رعایتی صرف ۱۰ر

حمائل شریف معرا بطرز آسان مجلد سنہری ٹین دار اصل قیمت ایک روپیہ رعایتی صرف آٹھ آنے

حمائل شریف جیبی خورد: اصل قیمت ۱۲ر رعایتی صرف ۸ر

حیدر آبادی تفسیری نوٹ از حضرت خلیفہ اول رضؓ و حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم اصل قیمت تین روپے رعایتی صرف عہ۱ر دو ترجموں والا پارہ اول ایک تفسیری دوسرا لفظی ار

کتاب گھر قادیان

کتب حضرت مسیح موعودؑ

نام	اصل	رعایتی
لجۃ النور عربی مترجم اردو	۶ر	۴ر
سناتن دھرم	۱ر	۰ر
قادیان کے آریہ اور ہم	۳ر	۲ر
نور الحق عربی مترجم	۶ر	۴ر
درثمین عربی مترجم اردو	عہ	۸ر
بحر العرفان قبولیت دعا پر	۶ر	۴ر
تفسیر سورۃ والعصر	۱ر	۰ر
چشمۂ صداقت	۶ر	۳ر
زندہ مذہب و زندہ نبی	۵ر	۳ر
تصدیق النبی	۵	۳
اسلامی اصول کی فلاسفی	۵ر	۲ر
" " گورمکھی ترجمہ	۶ر	۳ر
" " ہندی ترجمہ	۶ر	۳ر
مکتوبات مسیح موعود علیہ السلام	۶ر	۳ر
تفسیر خزینۃ القرآن از ۷ پارہ تا ۲۶ پارہ	۱۱ے	للعہ
رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب مکمل	عہ۱۲ر	عہ۴ر
اصلاح خاتون	۳ر	۱ر
خطبہ عید الفطر	۱ر	۰ر
کلمہ طیبہ پر تقریر	۳ر	۲ر
درمکنون فارسی نظمیں	عہ	۸ر
مکتوبات بنام سر سید	۱ر	۱ر
دینیات احمدیہ	۴ر	۲ر
عقائد احمدیہ	۶ر	۳ر

نام	اصل	رعایتی
محسن اعظم	۱ر	۰ر
" انگریزی	۵ر	۲ر
حقیقۃ الامر	۱ر	۱ر
چشمۂ توحید	۲ر	۱ر

متفرق نادر تصانیف

نام	اصل	رعایتی
مکمل ریویو براہین احمدیہ	عہ	۸ر
نور ہدایت	عہ۱۲ر	عہ
آئینہ اسلام	۸ر	۵ر
آئینہ سماج	۱۲ر	۶ر
نیوگ درشن	۵ر	۳ر
شہادت لیکھرام	۱ر	۰ر
رد تناسخ	۱ر	۰ر
گوشت خوری	۱ر	۰ر
چشمہ ہدایت	۵ر	۳ر
برگزیدہ رسول	۳ر	۱ر
حربہ تکفیر	۵ر	۴ر
حجۃ البالغہ وفات مسیح پر مکمل رسالہ	۴ر	۲ر
انذاری پیشگوئی	۳ر	۲ر
تائید حق	۵ر	۳ر
تحفۃ النصاریٰ رد عیسائیت میں جامع کتاب	عہ	۸ر
مباحثہ شیعہ سنی	۴ر	۲ر
مسیح موعود تبلیغی رسالہ	۴ر	۲ر
معین المبلغین	۸ر	۴ر
فلسفہ فلاسفر	۳ر	۲ر
احمدیہ جوبلی	۴ر	۲ر
مباحثہ مالابار	۱ر	۱ر
اسلام و دیگر مذاہب لیکچر حضرت حافظ صاحب مرحوم		
انسان کامل	۳ر	۲ر
رسول مقبول صلعم	۲ر	۱ر
حقیقۃ المجنون اعتراض مراق کا زبردست جواب	۶ر	۳ر

عورتوں کے مطالعہ کے لئے دلچسپ لٹریچر

نام	اصل	رعایتی
انوکھی استانی حصہ اول	۴ر	۲ر
" " دوم	۲ر	۱ر
صبر کا اجر حصہ اول	۴ر	۲ر
" " دوم	۵ر	۲ر
پنجاب کی سوغات	۴ر	۲ر
اسباق الاخلاق	۳ر	۱ر
نرالی سہیلی	۱ر	۰ر
میٹھی لوری	۴ر	۲ر
اتالیق		

پنجابی کتب

نام	اصل	رعایتی
احمد مہدی	۴ر	۲ر
گلزار مہدی	۲ر	۱ر
چرخہ احمدی	۲ر	۱ر
نشان مہدی	۰ر	ـر
ڈھولا احمدی	۱ر	۰ر
مسدس وفات مسیح	۱ر	۱ر
جھوک مہدی	۱ر	۰ر
سچے بیان	۲ر	۱ر
جھوک مہدی	۱ر	۰ر

ٹریکٹ تبلیغی

نام	اصل	رعایتی
محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم فی سینکڑہ	عہ۸ر	عہ
اولوالعزم نبی فی سینکڑہ	۱۲	۸ر
زندہ نبی فی سینکڑہ	عہ۸ر	عہ
شہادت لیکھرام فی سینکڑہ	للعہ	عہ۸ر
مسئلہ نبوت تردید پیغام "	۱۲	۱۰
مسئلہ کفر و اسلام	۱۲	۱۰
ٹریکٹ تردید آریہ فی سینکڑہ	۱۲	۸ر
ایک ہمدردانہ خط "	ـــ	۸ر
اکیس ہزار کا انعامی چیلنج "	عہ۸ر	عہ

تصانیف حضرت خلیفہ اول رضؓ

نام	اصل	رعایتی
فصل الخطاب ہر دو حصہ	عہ۸ر	عہ۴ر
ابطال الوہیت مسیح	۳ر	۱ر
حیات نور الدین مجلد	۱۴ر	۸ر

تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

نام	اصل	رعایتی
اختلافات کا آغاز	۸ر	۵ر
پیغام آسمانی	۲ر	۱ر
سیاسی لیکچر	۱ر	۰ر
ہندو مسلم اتحاد پر لیکچر	۸ر	۴ر
سیرت النبی	عہ۸ر	۱۲ر

سال نو کے نئے تحفے
مکمل تبلیغی پاکٹ بک

جلسہ کے موقعہ پر افسوس ہے۔ کہ جلد بندی نہ ہوسکنے کے باعث بیسیوں احباب یہ نادر اور مقبول عام تحفہ حاصل نہ کرسکے۔ کیونکہ ایک تو پاکٹ بک کی تیاری دیر سے ہوئی۔ دوسرے جلسہ کے موقعہ پر اسکی خریداری اندازہ سے بڑھ گئی۔ اب کافی مقدار میں مجلد تیار کرالی گئی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ فوراً آرڈر بھیجکر منگالیں۔ کہیں پھر نایاب ہونے کی وجہ سے دوسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے۔

پاکٹ بک کی اب تعریف یا تعارف کرانا تحصیل لاحاصل ہے۔ احباب اس کے فوائد اور خوبیوں سے کافی واقف ہیں۔ ہر میدان مناظرہ اور تبلیغ میں اسوقت صرف یہی اور یہی پاکٹ بک ہی کامل حربہ اور وفادار ہتھیار ہے۔ ہزار کتاب کی ایک کتاب ہے۔ تمام مذاہب کے متعلق بالعموم اور احمدیت کے متعلق بالخصوص ہر پہلو سے جامع و مانع ذخیرہ موجود ہے۔ پہلے سے دو سو صفحات زائد کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف عہ۸ر قسم دوم عہ۴ر قسم اول مجلد مراکو عہ۱۲ر ہر احمدی کے جیب میں یہ پاکٹ بک ضرور ہر وقت موجود رہنی چاہیئے۔

بستان احمد
مع چھ عدد فوٹو

جو مندرجہ ذیل تین قیمتی جواہرات کا مجموعہ ہے۔

درثمین اردو — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو نظموں کا مجموعہ قیمت ۴ر مجلد ۷ر

کلام محمود — حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی اردو نظموں کا مجموعہ قیمت ۵ر مجلد ۷ر

گلدستہ عرفان — حضرت مرزا بشیر احمد و حضرت مرزا شریف احمد صاحبان و حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی عرفان بھری نظموں کا مجموعہ قیمت صرف ۲ر

ان تینوں جواہرات کو ایک ہی لڑی میں پرو کر اسکا نام بستان احمد رکھا گیا ہے۔

سیرت مسیح موعودؑ مؤلفہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت قسم اول ۲ر قسم دوم ۱ر

ولادت مسیح بن باپ غیر مبائعین کی تردید میں لاجواب اور مسکت رسالہ ۲ر حضرت مسیح موعود کی تمام تحریرات اس موضوع پر جمع کردی گئی ہیں۔

رسالہ ختم نبوت: حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اس موضوع پر جمع کی گئی ہیں۔ قیمت ار

ثناء اللہ کا آخری فیصلہ اسمیں وہ کچھ جمع ہے۔ جو ثناء اللہ ...

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن سے ۹ جنوری کی اطلاع کے مطابق دولت متحدہ برطانیہ اور ہندوستان کے مابین معاہدہ اوٹاوہ کے ضمیمہ یعنی تجارتی معاہدہ پر مسٹر والٹر اور اعلیٰ کمشنر نے دستخط ثبت کر دیئے ہیں۔ اس تجارتی مفاہمت کا مضمون بھی عنقریب شائع کر دیا جائیگا۔

الہ آباد سے ۱۱ جنوری کی اطلاع کے مطابق حکومت ہند کا خیال ہے کہ سائنس کی درسگاہ کے لئے جس کا پچھلے دنوں کلکتہ میں گورنر بنگال کی طرف سے افتتاح ہوا ہے۔ سالانہ بارہ ہزار روپے کا عطیہ منظور کرے۔ کلکتہ یونیورسٹی کے لئے بھی سالانہ ایک ہزار روپیہ کا عطیہ دیا جا رہا ہے۔

اجودھیا کے فسادات کے سلسلہ میں الہ آباد سے ۱۱ جنوری کی اطلاع ہے۔ کہ بائیس ہندو ملزم جن کے خلاف مقدمہ چل رہا تھا ان کو فیض آباد کے اڈیشنل سشن جج نے رہا کر دیا ہے۔

قرضہ بل کے خلاف لکھنؤ سے ۱۱ جنوری کی اطلاع کے مطابق صوبجات متحدہ کے ساہوکاروں اور تاجروں میں ایجی ٹیشن جاری ہے۔ اور انہوں نے گورنر یوپی اور گورنر جنرل سے استدعا کی ہے کہ وہ قرضہ بل کی منظوری نہ دیں۔

مسلم کانفرنس کے ورکنگ سکرٹری خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ چونکہ پنڈت مالویہ کی زیر سرکردگی فرقہ دار فیصلے کے خلاف کشمکش برپا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور انڈی پینڈنٹ ایوارڈ لیگ نے جو حال ہی میں بنی ہے ۲۷ جنوری کو ہر جگہ جلسے منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ مسلمان بھی اس موقعہ پر فرقہ دارانہ مسائل کے متعلق اپنے خیالات کا اعادہ کر دیں۔ آخر میں اپیل کی گئی ہے۔ کہ ۲۵ جنوری کو نماز جمعہ کے بعد ہر جگہ جلسے کر کے فرقہ دارانہ فیصلے کی تائید میں قراردادیں منظور کی جائیں۔

یوپی کی اقتصادی اور تجارتی زندگی میں حرکت پیدا کرنے کے لئے الہ آباد سے ۱۱ جنوری کی اطلاع کے مطابق بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے مقامی کانگرسی ورکرز کی اس تجویز سے اتفاق کیا ہے۔ کہ ماہ مارچ میں بمقام الہ آباد یوپی کانفرنس کا ایک اجلاس منعقد کیا جائے۔ انتظامات کی تکمیل کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔

قاہرہ کی ایک اطلاع کے مطابق نسیم پاشا نے جو مصر کے نئے وزیر اعظم ہیں۔ مصطفیٰ نحاس پاشا سابق وزیر اعظم کی پنشن بحال کر دی ہے۔ نحاس پاشا کی پنشن ان کی سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے صدقی پاشا کے عہد میں ضبط ہو گئی تھی۔

کلکتہ سے ۱۱ جنوری کی اطلاع ہے۔ کہ کلکتہ سے سات میل کے فاصلہ پر موضع بیل گریا میں دھماکے کی اطلاع پہنچنے پر مقامی پولیس نے تلاشی لی۔ تو تین مفرور بنگالیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے علاوہ متعدد کتابیں کاغذات اور تحریرات وغیرہ بھی قبضہ میں کر لی گئیں۔ کہا جاتا ہے کہ سات اشخاص کا گروہ ایک ایسے مکان میں قیام پذیر تھا۔ جو آبادی سے دور اور بالکل تنہا تھا۔ مکان کا اگلا دروازہ مقفل رہتا تھا اور یہ لوگ پچھلے دروازہ سے آتے جاتے۔ اس گروہ کے ارکان زیادہ تر سابقہ مفرور ہیں۔ اور حکومت نے ان کی گرفتاری کے لئے انعامات کا اعلان کر رکھا تھا۔

کولمبو سے ۱۰ جنوری کی اطلاع ہے کہ سیلون کا چوتھائی حصہ یعنی پانچ لاکھ سے زائد اشخاص ملیریا سے بیمار ہیں۔ اور ۲ لاکھ ۹۱ ہزار شفاخانوں میں پڑے ہیں۔ علاوہ ازیں پانی نایاب اور قحط کے آثار نمودار ہیں۔ اناج اور دوائی کی سخت ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔

بمبئی سے ۱۰ جنوری کی اطلاع کے مطابق ایک عرب عالم شیخ عبد اللہ محمد شریف جو مکہ معظمہ کے ایک اخبار "صوت الحق" کے ایڈیٹر بھی ہیں اور جو آج کل ہندوستان آئے ہوئے ہیں ہندوستان کی عربی زبان میں ایک مفصل تاریخ لکھ رہے ہیں۔ اور ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ عربوں کو ہندوستان کے باشندوں ان کے کلچر اور قرون وسطیٰ کی تہذیب سے روشناس کرایا جائے۔

لاہور میں ۹ جنوری کو برکت علی اسلامیہ ہال میں سرکردہ مسلمان جمع ہوئے اور انہوں نے تجویز کیا کہ لاہور میں ایک مرکزی مسلم ایوان تجارت قائم کیا جائے۔ جس کی شاخیں صوبہ کے طول و عرض میں کھولی جائیں۔ صاحب صدر کی تجویز پر اسی وقت مسلم ایوان تجارت کی ایک عارضی مجلس انتظامیہ قائم کی گئی۔ جس کا کام یہ ہے کہ وہ قواعد و ضوابط مرتب کرے اور ایوان کے لئے ممبر بھرتی کرے۔

روم سے ۱۰ جنوری کی اطلاع کے مطابق مسولینی نے ابے سینیا کے وزیر خارجہ کو اس بات کا یقین دلایا ہے۔ کہ اٹلی اور ابے سینیا کے درمیان سرحد کا مسئلہ عنقریب دوستانہ طریق پر طے کر لیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کی طرف سے ایک وفد جنیوا پہنچ کر اپنے نقطہ نگاہ کی وضاحت کرے گا۔

نئی دہلی سے ۱۱ جنوری کی اطلاع کے مطابق امید کی جاتی ہے کہ ۲۴ جنوری کو اسمبلی میں وائسرائے کی تقریر کے موقعہ پر ان تمام لوازمات کی پابندی کی جائے گی۔ جو ہر جدید اسمبلی کے موقعہ پر عمل میں آتے رہے ہیں۔ تمام ارکان پارلیمنٹری لباس میں ملبوس ہونگے اور وائسرائے صاحب ایک جلوس کی شکل میں اسمبلی میں داخل ہو کر تخت پر جلوہ افروز ہو کر تقریر کریں گے۔

احمد آباد سے ۱۱ جنوری کی اطلاع ہے کہ بڑھ کی ہڈی کے باعث ہوٹل بند کر دیئے گئے تھے۔ مگر بلدیہ کے ہیلتھ آفیسر نے لوگوں کے دلوں سے اس خوف کو دور کرنے کے لئے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اگر گذشتہ سال کی مانند یہ بخار نہایت شدت کے ساتھ پھوٹ پڑا۔ تو اس کے خلاف مناسب انسدادی کارروائی کی جائے گی۔ بحالات موجودہ اس کا کچھ زیادہ زور نہیں۔

ریاست جودھپور کے متعلق الہ آباد سے ۱۱ جنوری کی اطلاع ہے۔ کہ صوبہ یوپی کے ایک انگریز سول افسر کو وہاں کا وزیر مقرر کیا جانے والا ہے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر بروک سن اور مسٹر ایڈورڈ بلنٹ کا نام لیا جا رہا ہے۔

پٹنہ سے ۱۱ جنوری کی اطلاع ہے کہ گذشتہ جنوری میں زلزلہ بہار کے باعث جو تعمیری کام شروع کیا گیا تھا۔ اس کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد قرار پایا ہے کہ ادارہ تعمیر کو ۱۸ جنوری سے منسوخ کر دیا جائے۔ آئندہ تعمیری کام سکرٹریٹ کے مختلف شعبوں کے سپرد کیا گیا ہے۔

نئی دہلی سے ۹ جنوری کی اطلاع ہے کہ حکومت افغانستان نے روپیہ کا نیا سکہ جاری کیا ہے جو افغانی کہلاتا ہے اس میں پرانے افغانی سکہ کے مقابلہ میں جسے کابلی روپیہ کہتے ہیں۔ چاندی کم ہے۔ حکومت موصوفہ نے پرانے سکہ سے نئے سکہ کے تبادلہ کا حکم دیدیا ہے اور گیارہ کابلی کی قیمت دس افغانی رکھی گئی ہے

دربار کولہاپور نے اعلان کیا ہے کہ ۸ جنوری کو ایک خلاف آئین مجمع نے جاگیر کی پولیس پر حملہ کر دیا۔ اور پولیس نے گولی چلا دی اس سے گیارہ مسلمان ہلاک اور اٹھائیس مجروح ہوئے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق اس وقت تک ۲۷ اشخاص کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ اور امن قائم ہے۔

پشاور سے ۱۰ جنوری کی اطلاع کے مطابق سفیر ایران متعین کابل نے حکومت افغانستان کو اطلاع دی ہے۔ کہ حکومت ایران نے وزیر داخلہ ایران اور سفیر ایران متعین کابل کو حکومت ایران کی نمائندگی کے لئے اس تحقیقاتی کمیشن میں نامزد کیا ہے۔ جو ایران کے سرحدی مواقع کی تحقیق کرے گا۔

صوبہ سرحد کے حکام پولیس نے پشاور سے ۱۲ جنوری کی اطلاع کے مطابق کمیٹی کانگریس کی فلم کو جس کی نمائش وہاں ہونے والی تھی۔ ممنوع قرار دے دیا ہے۔

فنانشل ٹائمز لنڈن کو ۱۲ جنوری کی اطلاع کے مطابق معلوم ہوا ہے۔ کہ لنکاشائر کاٹن ٹریڈ ڈیلیگیشن اس سال کے آخر میں ہندوستان آئے گا۔ اور نئے معاہدہ کے سلسلہ میں سوتی کپڑے کے محصول پر نظر ثانی کرنے کے سوال پر بحث کرے گا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ - ایڈیٹر۔ غلام نبی